ندوی مرحوم نے تعارفی سطور میں ترجمہ کو سلیس اور شگفتہ قرار دیا ہے۔ قرآن میں ایسی واقعاتی کہانیوں کا ذخیرہ بہت کافی ہے جو سو فیصدی سچی ہوتے ہوئے بھی اپنے اندر وہ اعجوبگی رکھتی ہیں جو کہانی کی جان ہوتی ہے پھر اس اعجوبگی کے ساتھ قرآن کے قصص میں ایسے اسباق پھیلے ہوئے ہیں جو فکر، جذبات اور سیرت کی آبیاری کر سکیں۔ اصحاب کہف کی کہانی بھی اپنے افسانوی اعجوبگی کی کشش رکھنے کے ساتھ ساتھ اصول پسندی، حق پرستی، باطل کے مقابلے میں نڈر رہنے، حق کے لیے سب کچھ چھوڑ چھاڑ دینے کے اسباق بھی دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر اعتماد بھی پیدا کرتی ہے حسین طباعت کی داد دینی چاہیے

سچی باتیں (حصہ اول) | از: انوار الحسن صاحب ایم۔ اے۔ ناشر المکتبۃ العلمیہ، ۱۵ لیک روڈ، لاہور۔ قیمت ۹ر

یہ کتاب بھی بچوں کے لیے خاص ہے۔ بہت سادہ زبان اور بہت شستہ انداز بیان میں لکھی گئی ہے۔ دین کی بنیادی حقیقتیں، مثلاً خدا کا تصور، اس کی صفات کا تصور، اس کے مقابلے میں انسان کی بندگی کا تصور، رسالت کی ضرورت، آخری نبی صلعم کی دعوت، کلمۂ طیبہ، اور مسلم ہونے کے مفہوم وغیرہ چیزیں اس میں پیش کی گئی ہیں۔ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ معلوماتی مواد بالکل صحیح نوعیت کا ہے اور بچوں کی ذہنی سطح کے بالکل مطابق مرتب کیا گیا ہے۔ لیکن بچوں کی نفسیات کے تقاضوں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کتاب بچوں سے ناصحانہ اور واعظانہ انداز میں گفتگو کرتی ہے۔ عملی دنیا میں بھی بچوں کے ساتھ یہ زیادتی بالعموم کی جاتی ہے کہ ان کو وعظ بہت سنائے جاتے ہیں۔ ماں، باپ، بزرگانِ خاندان، استاد، محلے کے بڑے بوڑھے چونکہ اللہ کی اس کمزور ترین مخلوق کو آسانی سے اپنے ہر خطاب کے لیے "سامعین" بنا سکتے ہیں، لہٰذا وعظ گوئی کی خوب خوب مشق ان پر ہوتی ہے۔ یہی اسلوب اٹھا کے تحریر میں بھی اختیار کر لیا جاتا ہے۔ حالانکہ بالغ انسان بھی ... بالغ انسانوں سے بڑھ کر بچے وعظ کو ایک بارِ گراں سمجھتے ہیں۔ یہ اسلوب کتابوں کی دلچسپی کو بہت ہی گھٹا دیتا ہے۔ چاہیے یہ کہ ان کے سامنے اکثر باتیں کہانی کی صورت میں لائی جائیں کبھی موجودات کی زبان سے کچھ کہلوا دیا جائے، کبھی مکالمے کے رنگ میں کچھ امور واضح کر دیئے جائیں، اور کوشش کی جائے کہ بچے کی اپنی سوجھ بوجھ جاگے اور وہ خود ایک شئے معلوم سے دوسری شئے نامعلوم تک پہنچنے کے لیے حرکت کر سکے ــــ کتابت، طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے یہ کتابچہ بھی بہت اچھا معیار سامنے لاتا ہے۔